Preface

There has been a great boom of modernity in Urdu literature. But the fact is that this theory has been controversial. One of the reasons for this is that there is no consensus among its supporters. That's why in most cases, the views of the moderns seem to be rejecting each other. The forms of rejection and acceptance that the supporters of this theory have are divided into doubt, hesitation and mental confusion. In the light of what is in my study about modernism, my opinion is that modernism is the name of a new evangelization of literary styles that rejects the frozen traditional forms and gives it a new interpretation, new understanding, new insights and new ideas. Experience claims.

Seen in this sense, modernism rejects generalization and emphasizes the search for new universal values, new conscious expressions, new mental change, new interpretation of art. Although modernity, being free from the restrictions of time and place, changes its intellectual approach with each new perspective and does not completely reject the traditions of the past in the style of progressive ideology, but rejects those traditions that are frozen and unknown. are If you look carefully, its main purpose is the updating of ancient literary traditions. The way the modernists have broken the boundaries of language, coined new idioms, presented new patterns of experience and widened the horizons of literature with symbols, similes, metaphors and allusions is a great achievement in itself. No scholar of literature can ignore his achievement, but there is another side to it, that modernists have spoiled the land of literature in the ideological crowd with the progressives. Due to the confusion created by his interpretations, the common reader of literature got lost in the dark pits of skepticism. The role played by modernists in freezing the interests of the reader is very sad. Litrature is the name of sustaining life in some form or the other, whether it is the life of the past or the present, its addressee has always been the people and if the relationship of literature is broken with the people, then it can be called happy.

Editor

اداریہ

اردو ادب میں جدیدیت کی بڑی دھوم رہی ہے۔لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہ نظریہ متنازع رہا ہے ۔اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ خود اس کے حامیوں میں اتفاق رائے نہیں ہے۔ اس لئے بیشتر صورتوں میں جدیدیوں کی تو پریں خود ایک دوسرے کو رد کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ردوقبول کی جو صورتیں اس نظریہ کے حامیوں کے یہاں ہیں وہ تشکیک،تذبذب اور ذہنی الجھنوں میں بٹی ہوئی ہیں۔جدیدیت کے حوالے سے جو کچھ میرے مطالعہ میں ہے اس کی روشنی میں میری رائے یہ ہے کہ جدیدیت ادبی اسالیب کی ایک نئی بشارت کا نام ہے جو منجمد روایتی ہیئتوں کو رد کر کے اس کی نئی تعبیر،نئی تفہیم،نئی بصیرت اور نئے تجربے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو جدیدیت Generalisation کو رد کرکے نئی آفاقی قدروں کی تلاش، نئے شعوری تاثرات،نئی ذہنی تبدیلی کی نشاندہی،فن پارے کی نئی تعبیر پر زور دیتی ہے۔گو کہ جدیدیت زمان ومکان کی پابندی سے آزاد رہ کر ہر نئے Perspective کے ساتھ اپنی فکری روش کو تبدیل کرتی ہے اور ماضی کی روایتوں کو ترقی پسند نظریے کے طرز پر سرے سے رد نہیں کرتی بلکہ ان روایتوں کو رد کرتی ہے جو منجمد اور مجہول ہیں۔بغور دیکھیں تو قدیم ادبی روایتوں کی تازہ کاری ہی اس کا اصل مقصد نظر آتا ہے۔جدیدیوں نے جس طرح زبان کی حد بندیوں کو توڑا ہے نئے محاورے وضع کے ہیں، تجربات کے نئے نمونے پیش کئے ہیں اور علامتوں،تشبیہوں، استعاروں اور تلمیحات سے ادب کے دامن کو وسیع کیا ہے وہ خود اپنے آپ میں ایک بڑا کارنامہ ہے۔اس کا کارنامے سے کوئی بھی ادب شناس چشم پوشی نہیں کر سکتا لیکن اس کا دوسرا رخ بھی ہے وہ یہ کہ جدیدیوں نے ترقی پسندوں کے ساتھ نظریاتی مڈبھیڑ میں ادب کی زمین بھی خراب کی ہے۔ان کی تاویلات سے جو الجھاؤ پیدا ہوا اس سے ادب کا عام قاری بدگمانی کی اندھیری گپھاؤں میں گم ہو گیا۔قاری کی دلچسپیوں کو برف لگانے میں جدیدیوں نے جو رول ادا کیا ہے وہ بے حد افسوس ناک ہے۔شعر و ادب تو زندگی کو کسی نہ کسی شکل میں قائم رکھنے کا نام ہے خواہ وہ ماضی کی زندگی ہو یا حال کی،اس کے مخاطب ہمیشہ عوام ہی رہے ہیں اور اگر ادب کا تعلق عوام سے ٹوٹ جائے تو اسے خوش آئند ہیں کہا جا سکتا۔

مدیر